ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

# الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

ہفتہ میں تین بار

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

| نمبر ۷۴ | مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۱ شعبان ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰ |
|---|---|---|---|---|

683. Sh Mohd Amin
Fazal Karim & Co 75
College Street
Calcutta



## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دو روز سے حرارت ہو جاتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر نور بخش صاحب موجد عرق نور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے تین ماہ بیمار رہنے کے بعد ۱۲۔ دسمبر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ اور پنشن لینے کے بعد مستقل سکونت قادیان میں اختیار کر لی تھی۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ نے جلسہ سالانہ کے پروگرام کو رنگین پوسٹر کی صورت میں شائع کیا ہے۔ جو بیرونی جماعتوں

## آنے والا دو شنبہ

### چند شرارے خاکستر شوق سے

خدا کے فضل سے پھر آ گیا "جلسہ دسمبر" کا
غرض اخوان دنوں میں آسماں سے گویا اتریگا
تمنائیں بر آئیں گی۔ کئی ارماں نکلیں گے۔
مبارک عشق صادق کو۔ کہ فیض باریابی سے
لب معجز نما سے زندہ ہونگے مرگ عالم کے
ضیا بخش قلوب خلق ہوگا۔ چاند نبیوں کا۔
پرستاران کعبہ دیر سے پیاسے تڑپتے تھے
غلامان نبی خوش ہیں کہ آئے گے کوئے جاناں میں
دل بے تاب کو تسکین دیں گی وصل کی راتیں
جدھر دیکھو گے اکمل احمدی ہی احمدی ہونگے

جو ہے اک جلوۂ پر نور نشان حج اکبر کا
بنے گا طور سینا۔ ذرہ ذرہ خاک اطہر کا
نگاہ شوق کو دیدار ہوگا۔ روئے انور کا
رہے گا حسن سے شکوہ۔ نہ کچھ اپنے مقدر کا
"بڑا دن" آنے والا ہے۔ مسیح رب اکبر کا
تو فردوس نظر ہوگا۔ چمن گلہائے "ازہر" کا
ملے گا ان کو لبریز معارف۔ جام۔ کوثر کا
طواف ان کو میسر آئے گا محمود کے در کا
مرے ہاتھوں میں ہوگا سلسلہ زلف معنبر کا
ہر اک لبیک گویاں۔ منتظر فرمان داور کا

"خوشا وقتے و خرم۔ روزگارے" ہر زباں ہوگا۔
کہ یار ہے برخوردہ از وصل یارے۔ کا سماں ہوگا۔

احمدیہ کو بھجوایا جا رہا ہے۔ اگر کسی جماعت کو نہ پہنچے۔ یا انہیں زیادہ تعداد میں پوسٹروں کی ضرورت ہو۔ تو نظارت متعلقہ سے خط و کتابت فرمائیں۔

## جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب توجہ فرمائیں

احباب جماعت سے یہ امر مخفی نہیں کہ دارالامان میں ایک کافی تعداد غرباء ومساکین کی رہتی ہے۔ جن کا شغل عبادت الٰہی۔ اور دینی تعلیم کا حصول ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سال کے مختلف حصوں میں ان کی امداد فرماتے رہتے ہیں۔ احباب بھی جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے وقت ان کو نہ بھولیں۔ اور گزشتہ سالوں کی طرح ان غرباء کے لئے پارچات مستعملہ و غیر مستعملہ خورد و کلاں حسب توفیق پہننے کی قسم سے ہوں یا اوڑھنے کی قسم سے۔ اپنے ساتھ لاکر دفتر ہذا میں پہونچا دیں۔

پرائیویٹ سکرٹری۔ قادیان

جیسے سلسلہ کے قابل مناظر ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے گجراتی نے نہایت محنت اور عرقریزی سے گویا از سر نو مرتب کر کے پہلے سے قریباً چارگنا بڑھا دیا ہے۔ سلسلہ اور اسلام کے متعلق کوئی ایسا اعتراض نہیں جس کا جواب عقلی و نقلی الزامی اور حقیقی طور پر اس میں نہیں دیا گیا۔ آریوں اور عیسائیوں کے متعلق نہایت بیش بہا خزانۂ دلائل اور جوابات کا بھر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات۔ پیشگوئیاں۔ اور دیگر متشابہ امور کے متعلق جس قدر اعتراضات آجتک مخالفین کی طرف سے پیش کئے جا چکے ہیں۔ ان سب کا نہایت خوبی کے ساتھ قلع قمع کیا گیا ہے۔ کامل یقین ہے۔ کہ ہر ایک احمدی ان دلائل سے مسلح ہوگا۔ انشاءاللہ کسی میدان میں بھی شرمندہ نہیں ہوگا۔

غرض ایسی ضروری اور مفید کتاب کا ہر پڑھے لکھے احمدی کے پاس ہونا ضروری ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے حجم پاکٹ سائز پر پونے چھ سو صفحے کے قریب ہے۔ اور قیمت مجلد عہ/۱۲ احباب کتاب گھر قادیان سے منگوا کر مستفیض ہوں۔

## جلسہ سالانہ کی مبارک ساعات

## احباب جماعت کو شمولیت کی دعوت

مَنْ جَاءَكَ جَاءَنِیْ (الہام حضرت مسیح موعود)

(جو شخص تیرے پاس آئے گا۔ وہ گویا میرے پاس آئے گا)



اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ نہایت ہی مبارک ساعات جن کی انتظار میں جماعت احمدیہ کے افراد پورے ایک سال تک چشم براہ رہتے ہیں۔ بالکل قریب آگئیں۔ الفضل کا یہ پرچہ ۲۰ دسمبر کو احباب کی خدمت میں پہنچے گا۔ اور ۲۶ دسمبر کو جلسہ سالانہ شروع ہو جائے گا۔ اس جلسہ کے اغراض و مقاصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں بارہا بیان کئے جا چکے ہیں۔ اور جو لوگ اس اجتماع میں شرکت اختیار کرتے ہیں۔ ان کا تجربہ ہے۔ کہ اس جلسہ میں شمولیت سے ان کی روحانیت پر نہایت ہی خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کے ایماء کے ماتحت رکھی۔ اس میں شمولیت پر زور دیا۔ اور فرمایا کہ:۔

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے۔ جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے"

پس اس جلسہ میں شرکت اختیار کرنا جماعت احمدیہ کا قومی اور ملی فرض ہے۔ چاہیئے۔ کہ تمام افراد اس مبارک اجتماع میں شرکت کا عزم راسخ کرلیں۔ دیار محبوب میں آنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ خدا کے مقدس رسول کے تخت گاہ کی زیارت کرنے کا تہیہ کرلیں۔ قادیان کے انوار سے حصہ یاب ہونے کی کوشش کریں۔ اپنے عزیز و اقارب کو ہمراہ لائیں۔ غیر احمدی معززین کو بھی دعوت دیں۔ اور خواتین اور بچوں کو بھی دارالامان کی برکات سے مستفیض کریں۔ غرض والہانہ انداز۔ مخلصانہ عزم۔ اور بے تابانہ محبت سے قادیان پہنچیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں۔ بلکہ جو لوگ فرصت رکھتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ آنے والا جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں ادا کریں۔ تاکہ ان مبارک ساعات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکیں۔

اس امر کی یاد داشت بھی ضروری ہے۔ کہ چونکہ یہ سردی کے ایام ہیں۔ اس لئے موسمی بستر ہمراہ لانا چاہیئے۔ طعام و قیام کی ذمہ وار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مکرر یہ کہ جلسہ سالانہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۳۲ء یعنی پیر۔ منگل اور بدھ کو منعقد ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دو معرکۃ الآراء اور حقائق معرفت سے لبریز تقاریر ہونگی۔ علماء سلسلہ بھی اپنے گراں قدر خیالات سے احباب جماعت کو مستفیض فرمائیں گے۔ غرض اس جلسہ کو ہر رنگ میں شاندار بنائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمودہ کو پورا کرنے والے بنیں۔ کہ:۔

زمین قادیاں اب محترم ہے

ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

## تبلیغی پاکٹ بک

ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے احمدیت میں داخل ہوتا ہے۔ تمام ادیان کے مقابلہ میں اسلام کی صداقت ثابت کرنے اور ہر قوم و ملت کے لوگوں کو اسلام کے نور سے منور کرنے والی فوج کا سپاہی بنتا ہے۔ لیکن کوئی سپاہی اس وقت تک اپنے فرائض منصبی ادا نہیں کر سکتا۔ جب تک ضروری سامان اور حفاظت کا ہتھیار نہ رکھتا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر سپاہی کی کامیابی اور کامرانی حاصل کرنے کے لئے ایسے اسلحہ جات مہیا فرما دئیے۔ جن سے کام لینے والوں کے لئے آسانی اور سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کتاب گھر قادیان نے تبلیغی پاکٹ بک کے نام سے ایک کتاب سلسلہ احمدیہ کے قابل علماء کی امداد سے اب پانچویں بار شائع کی

## ہندو راج کے منصوبے کا انگریزی ترجمہ

جن لوگوں نے جناب فضل حسین صاحب کی معرکۃ الآراء تصنیف "ہندو راج کے منصوبے" دیکھی ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ موجودہ سیاسی حالات کے لحاظ سے مسلمانوں کے لئے یہ کیسی مفید اور ضروری چیز ہے بہی خواہان ملت کی دلی آرزو تھی کہ اس کا ترجمہ انگریزی میں شائع کیا جائے۔ تا برطانوی مدبرین پر ہندو ذہنیت بے نقاب ہو سکے اور ہم نہایت خوشی کے ساتھ یہ اعلان کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔ کہ حیدرآباد کے مشہور ادیب مسٹر ترمذی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے کمال محنت اور جانفشانی کے ساتھ اس کا سلیس اور با محاورہ ترجمہ کر دیا ہے۔ جو نہایت اعلیٰ کاغذ پر عمدگی کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔ اور اس کی اڑھائی تین صد کاپیاں اپنے خرچ پر انگلستان کے مشہور مدبرین اور ممبران پارلیمنٹ کو پہنچا دی گئی ہیں۔ اس کتاب کی قیمت اس کے فوائد اور خوبیوں کے پیش نظر اگر زیادہ بھی رکھی جاتی۔ تو کم تھی۔ لیکن اس خیال سے کہ زیادہ سے زیادہ وسیع حلقہ میں اس کی اشاعت کی جا سکے قیمت برائے نام ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

# قضیۂ گورو وایور مندر اور تحریک اچھوت ادھار

## گاندھی جی کے متوقع برت کے متعلق سناتن دھرمیوں کے مخالفانہ خیالات



### اچھوتوں کی اصلاح کا مستحسن جذبہ

پسماندہ اور گری ہوئی اقوام کو انسانی حقوق سے متمتع کرنے اور انہیں ترقی دیتے ہوئے بام رفعت تک پہنچانے کے لئے جد وجہد کرنا۔ اور اس غرض کے لئے ہر قسم کے وسائل و ذرائع سے کام لینا ایک ایسا نیکی کا کام ہے جسے ہر شریعت اور ہر سنجیدہ انسان پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیگا۔ اور جس شخص کے دل میں بھی بنی آدم کی فلاح و بہبود کا خیال ہوگا۔ لازماً اس تحریک سے ہمدردی کا اظہار کرے گا۔ بلکہ اپنی ہر رنگ کی امکانی کوششیں بھی اس مقصد میں صرف کرنے سے دریغ نہیں کرے گا۔

### اچھوت ادہار کی تہ میں خود غرضی کی جھلک

لیکن اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ خواہ یہ تحریک فی نفسہٖ کتنی ہی اہم کیوں نہ ہو۔ اور اس میں حصہ لینا خواہ کتنی بڑی ستائش کا انسان کو مستحق بنانے والا کیوں نہ ہو۔ اگر خود غرضی اور ذاتی مفاد کا حصول اس کی اصل بنیاد ہے۔ یعنی اچھوتوں کی اصلاح کا خیال اس لئے نہیں۔ کہ وُہ بھی چونکہ ہماری طرح کے انسان ہیں۔ اس لئے انہیں بھی تمام انسانی حقوق سے متمتع ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس لئے ہے۔ کہ تا ایک کثیر التعداد قوم کو اپنے ساتھ ملا کر مختلف سیاسی فوائد حاصل کئے جائیں۔ اور انہیں بدستور غلامی کی زنجیروں میں جکڑا رہنے دیا جائے۔ تو ایسی تحریک ایک دھوکا اور فریب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھے گی۔ اور کوئی دانشمند انسان اس قسم کے انسانوں کو بنی آدم کا خیر خواہ کہنے کی جرأت نہیں کرے گا۔

### ہندوؤں کا رویّہ

ہندوستانی سیاسیات سے واقف اشخاص جانتے ہیں کہ کچھ عرصہ سے آریوں اور ہندوؤں نے اچھوت ادہار کی تحریک اپنے ہاتھ میں لے کر نہایت سرگرمی سے اس امر کا پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ کہ اچھوت ہمارے بھائی ہیں۔ اور یہ کہ اچھوتوں کی اصلاح کا کام بھی ہندو دھرم کے پیروؤں کا ہی فرض ہے۔ کسی اور قوم کو اس میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ ہمیں اس تحریک سے ہمدردی ہو سکتی تھی۔ بشرطیکہ اس میں خود غرضی کی جھلک نہ پائی جاتی۔ اور بشرطیکہ نہایت تلخ واقعات ہندو ذہنیت کا آئینہ نہ ہو جاتے۔ مگر ان حقائق صحیحہ کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ کہ ہندوؤں کے عزائم اچھوتوں کی اصلاح سے متعلق نہیں۔ اور نہ انہیں اس سے کوئی غرض ہے کہ کوئی قوم مندروں میں داخل ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ بلکہ انہیں محض اپنے سیاسی غلبہ و تفوق کا خیال ہے۔ اور اسی مراد کے حصول کے لئے وُہ اس ہر رنگ زرین دام میں اچھوتوں کو پھانسنا چاہتے ہیں۔

### سیاسی تفوق حاصل کرنے کا طریق

کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ محض ہمارے ذاتی خیالات ہیں۔ ان میں سچائی کی بُو نہیں۔ مگر یہ ہرگز صحیح نہیں۔ واقعات کی تائید ہمارے ساتھ ہے۔ اور وُہ واضح طور پر ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ ہندو صرف اچھوتوں پر اپنا تسلط جمانے کی تدابیر میں مشغول ہیں۔ چنانچہ اس امر کے ثبوت میں مسٹر کیلکر کا قول پیش کیا جاتا ہے۔ وُہ کہتے ہیں:۔

”خود غرضی کے خیال سے بھی یہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اچھوت ادھار کے کام کو ہاتھ میں لے کر اچھوتوں کو جلد از جلد اپنے اندر ملا لیں کیونکہ موجودہ دور حکومت میں تعداد ہی ایسی چیز ہے۔ جس پر حکومت میں نمائندگی کا دار و مدار ہے۔“ (ملاپ ۲۲ جنوری ۱۹۲۷ء)

اسی طرح مسٹر کرم چند ودیارتھی کہتے ہیں:۔

”ہندوؤں کے لئے اچھوت ادہار کا مسئلہ زندگی اور موت کا سوال ہے۔ مردم شماری میں ہندوؤں کی تعداد کم ہو رہی ہے جبکہ مسلمان اور دیگر اقوام ترقی کر رہی ہیں۔ آج ہر ایک ہندو کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وُہ اپنے وقت اور دھن کا کچھ حصہ اچھوت ادہار کے لئے صرف کرے“ (ملاپ ۲۲ جنوری ۱۹۲۷ء)

ان اقتباسات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں کا منشاء اچھوت ادہار کی تحریک سے محض یہ ہے کہ ان کی تعداد میں اضافہ ہو جائے۔ اور حکومت میں نمائندگی انہیں زیادہ حاصل ہو۔ پس یہ خود غرضی ہے۔ نفسانی خواہش ہے ذاتی عزت کے حصول کا خیال ہے۔ اس سے زیادہ اس تحریک کو اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔

### ہندو قوم کا وقتی جوش

اچھوت ادھار کی تحریک میں آج کل نمایاں حصہ گاندھی جی لے رہے ہیں۔ مگر ان کا مقصد بھی ہمیشہ یہی رہا۔ کہ ہندو قوم میں اضافہ ہو جائے چنانچہ فرقہ وار تصفیہ کے متعلق وزیر اعظم کے اعلان پر جب گاندھی جی نے برت رکھا۔ تو چونکہ اس وقت گاندھی جی کو موت کے مونہہ سے بچانے کا سوال در پیش تھا۔ اس سے نمائشی طور پر کئی جگہوں میں اچھوتوں کے لئے مندروں کے دروازے کھولے گئے۔ اور اعلان کیا گیا کہ اب اچھوت اور ہندو بھائی بھائی بن گئے ہیں۔ مگر جب گاندھی جی کی جان بچ گئی۔ تو یہ تمام جوش و خروش ٹھنڈا پڑ گیا۔ اور پھر کسی نے اچھوتوں کو پوچھا تک بھی نہیں۔ کہ تم کس باغ کی مولی ہو۔

اب پھر گورو وایور مندر میں اچھوتوں کے داخلہ کے سوال پر ایک شور برپا ہے۔ اول تو اچھوتوں کو ترقی دینے کا صرف یہ معیار قرار دینا۔ کہ ایک مندر کا دروازہ ان کے لئے کھول دیا جائے سراسر غلط ہے۔ کیونکہ اگر گورو وایور مندر میں اچھوتوں کو داخلہ کا حق حاصل بھی ہو گیا۔ تو کیا ایک مندر کھل جانے سے تمام اچھوت اقوام ترقی حاصل کر سکتی ہیں۔ اور کیا ان کی غلامی کی زنجیریں محض ایک مندر کی چار دیواری میں داخل ہونے سے کٹ سکتی ہیں۔ اگر نہیں۔ تو اس سوال پر اتنا زور دینا کہ اگر اچھوتوں کو مندر میں داخل نہ کیا گیا۔ تو گاندھی جی برت رکھ کر پران تیاگ دیں گے۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ گاندھی جی اور ہندو صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ اس طرح اگر کوئی معتد بہ فائدہ اچھوتوں کو حاصل نہ ہو۔ تو کم از کم اچھوتوں پر یہ اثر ضرور پڑے۔ کہ ہندو ہمارے خیر خواہ ہیں۔ چنانچہ یہی اثر ڈالنے کے لئے اس وقت ہندو سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔

### گاندھی جی کے متعلق سناتنیوں کے خیالات

لیکن اس تحریک کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ جو اس وقت ہمارے زیر نظر ہے۔ اور وُہ یہ کہ سناتن دھرمی اس تحریک کو کس نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ حقیقت بارہا واضح کی جا چکی ہے۔ کہ گاندھی جی کو دید شاستروں کی پرواہ نہیں۔ وُہ شاستروں کو دُنیا بھر کی برائیوں کا مخزن کہہ کر بھی ”مہاتما“ رہ سکتے ہیں۔ پس اگر وہ اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کے سوال پر مذہب کو پس پشت ڈال دیں۔ تو یہ کوئی عجیب بات نہیں سمجھی جا سکتی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا سناتن دھرمی اس طریق کو برداشت کر لیں گے۔ کیا قدامت پسند ہندو اس عمل کو جاری ہونے دیں گے۔ کیا ویدوں کو ایشوری گیان سمجھنے والے پسند کریں گے کہ ان کے سامنے ان کے مذہب کی توہین ہو۔ مگر وُہ ٹس سے مس نہ ہوں۔ جہاں تک سناتن دھرمیوں کا تعلق ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ وُہ

ایسا نہیں ہونے دینگے۔ کیونکہ وُہ مذہب کی قدر وقیمت سے خوب واقف ہیں۔ اور وُہ کبھی پسند نہیں کرسکتے۔ کہ اس طرح علانیہ توہین مذہب کا ارتکاب کیا جائے۔ خواہ اس تحریک کے بانی گاندھی جی ہی کیوں نہ ہوں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس سلسلہ میں چند سناتنیوں کے خیالات پیش کردیئے جائیں۔ ان سے یہ بھی واضح ہوجائے گا۔ کہ آج کل گاندھی جی کی عزت سناتن دھرمیوں کے دلوں میں کس قدر ہے :-

## "سناتن دھرم پترکا" بمبئی کا بیان

بمبئی سے ایک اخبار "سناتن دھرم پترکا" شائع ہوتا ہے اس میں گاندھی جی کے موجودہ برت کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ وُہ ہدیۂ قارئین ہیں۔ لکھتا ہے :-

"گاندھی جی نے سوراجیہ کی لاش کو یرودا کے نزدیک قبرستان میں دفنا کر سناتن دھرمیوں کے نام ایک مکتوب شائع کرکے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ معاہدۂ پونا کے رو سے اچھوت پن کو مٹا دو۔ اعلےٰ ذات کے ہندوؤ۔ اچھوتوں کو اپنے گھروں اور مندروں میں داخل ہونے دو۔ اور اگر گورو وایور کے مندر میں اچھوتوں کو داخل نہیں ہونے دیا۔ تو میں پھر فاقہ کشی کا برت اختیار کرلوں گا۔ اچھوت پن ہندو قوم پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ اور اس کے انسداد کے لئے گاندھی جی نے اس مکتوب میں لکھا ہے۔ کہ عوام کی بڑی تعداد میری ہم خیال ہے۔ اور میری پشت پر ہے۔ اس بارے میں کہیں بھی، اور کسی نے بھی میری مخالفت نہیں کی۔ میں ہمیشہ اپنی ضمیر کے مطابق، اور پرماتما کے حکم سے کام کرتا ہوں۔ میں نے بڑی سیاحت کی۔ کثیر التعداد اشخاص سے ملا۔ بخلوط دعوت اور شادی کا میں خیر مقدم کرتا ہوں اس قسم کی مذہبی پابندیاں ترقی کی راہ میں روک ہیں۔ ویدوں کی چار جلدیں ہیں۔ یہ نصف سچائی ہے۔ یہ کتابیں رشیوں کے ملفوظ کا کچھ حصہ ہیں۔ میں اپنے آپ کو سناتن دھرمی سمجھتا ہوں۔ اور گیتا پر عامل ہوں۔ اور بائیبل۔ قرآن۔ اور ژند اوستا کا بھی خوب مطالعہ کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ جن اصحاب کو گاندھی جی کی زندگی اور حقیقت حال سے واقفیت نہیں ہے۔ اور سوراجیہ خفا کے پیچھے اندھا دھند طور پر کھنچے چلے جارہے ہیں۔ اگر ان کو خدا نے دل جیسی نعمت بخشی ہو۔ تو وُہ گاندھی جی کے مذکورہ بالا خیالات سے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ گاندھی جی کو سوراجیہ یا ملکی ترقی سے کسی قسم کا واسطہ نہیں ہے۔ بلکہ وُہ ایک قابل جاسوس کی مانند ہندوؤں کے تمام جذبات کو دل سے مٹا کر۔ اور ہندو تہذیب اور سناتن دھرم کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ کر باہمی خانہ جنگی کے سامان مہیا کرکے ملک میں بدچینی پھیلانا چاہتے ہیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ گورو وایور کے مندر کو اگر اچھوتوں کے لئے نہ کھولا گیا۔ تو انہوں نے فاقہ کشی سے جان دینے کی ازسر نو دھمکی دی ہے۔ شری سیٹھ زمورن اور ہندوؤں کو اس کا جواب کیا دینا چاہیئے۔ اس کا ذکر ہم نے پہلے ہی کردیا ہے۔ کہ اگر کل گاندھی جی مرتے ہوں۔ تو آج ہی مر جائیں۔ تو بھی ہمیں کچھ پرواہ نہیں ہے۔ اور اگر ایسا ہو۔ تو صفحۂ زمین سے ایک بڑا گناہ مٹ جانا سمجھیں گے۔ اور اس پر ہم شادمانی کا اظہار کریں گے۔ گاندھی جی بڑی بڑی سیاحت اور لوگوں سے میل جول کی ڈینگ مارتے ہیں۔ لیکن ہم نے اُن سے زیادہ سیاحت کی ہے۔ اور لوگوں سے ربط وضبط رکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں "میری اس تحریک کی کسی نے بھی مخالفت نہیں کی"! یہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ ہزاروں مقامات پر ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے۔ اور ہم نے خود بیلگاؤں بمبئی۔ اور بھاؤنگر میں ان کا مقابلہ کیا ہے۔ کاٹھیاواڑ پولٹیکل کانفرنس کا بائیکاٹ کیا گیا۔ اور جہاں گاندھی جی نے بود وباش اختیار کی ہُوئی تھی۔ اس کو گوبر وغیرہ سے لیپ کر پاک کیا گیا۔ ہم پہلے ہی سے کہتے آئے ہیں۔ کہ جملہ خرابیوں کا باعث گاندھی جی ہیں۔ لیکن جو جہالت یا لاعلمی کے باعث اس کو نہیں سمجھتے۔ وُہ اب آنکھیں کھول کر دیکھ لیں۔ کہ گاندھی جی بذات خود مخلوط ضیافت اور مخلوط شادی کو برا نہیں سمجھتے۔ اور پاخانہ میں گیتا جی کو لے جا کر اس کے پاٹھ کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ آپ کو ہندو کس رجہ کا سناتن دھرمی کہہ سکتے ہیں۔ یہ فیصلہ ہندو دوسرے سکتے ہیں۔ اگر اختصار کے ساتھ کہا جائے۔ تو گاندھی جی کو سناتن دھرم کا بھاری دشمن سمجھتے ہیں۔ اور آپ کا نصب العین سناتن دھرم پر کاری ضرب لگانا ہے۔ تاکہ ہندوؤں کا نام ونشان صفحۂ ہستی سے مٹ جائے۔ اور جس سے مذہبی بغاوت رونما ہو۔ اس لئے ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ موت کے آخری لمحہ تک تمام خوف وخطر کو خیرباد کہکر سناتن دھرم کی حفاظت میں تمام طاقت صرف کردیں (سیاست ۱۵ دسمبر)

## مقابلہ کی علانیہ دھمکی

یہی اخبار ایک دوسری اشاعت میں لکھتا ہے :-

"اب ہم خدایان سناتن دھرم سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ گاندھی جی علانیہ طور پر سناتن دھرم سے بغاوت کررہے ہیں جس سے تمہارا دھرم تہس نہس ہوجائے۔ کیا آپ کو منظور ہے۔ گاندھی جی اچھوتوں اور مسلمانوں کے ساتھ ہم پیالہ وہم نوالہ ہونے کی تلقین کررہے ہیں۔ اور ساتھ ہی وُہ یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ مندروں میں چوہڑے چمار داخل ہو جائیں۔ اور سناتن دھرم کے چاروں قلعوں چھوا چھوت سبھا و چار ذات پات کھانا پینا۔ اور شادی بیاہ وغیرہ پر تیغہ بول دیا جائے جس پر گاندھی جی نے اپنی تمام طاقت لگادی ہے۔ کیا تمہیں پتھر کی مانند بے حس وحرکت رہنا چاہیئے۔ اے ہندوؤ۔ تمہارا زوال ہوچکا ہے۔ اور یہ سب تمہاری غفلت شعاری اور کمزوری کے باعث دیکھنا پڑا ہے۔ کیا آپ کو یہ اصول یاد نہیں ہے۔ کتے کی موت سے مرنا بہادر کی موت مرنا ہزار درجے بہتر ہے۔ اس لئے ہر ایک سناتن دھرمی ہندو کا فرض ہے۔ کہ وُہ میدان میں اُتر آئے پھر ایک گاندھی کیا ہزار گاندھی بھی تمہارا بال بیکا نہ کرسکیں گے۔ گاندھی اور ان کے چیلوں کو بتادو۔ کہ تم ہی نہیں۔ یا ہم ہی نہیں" (الامان ۱۵ دسمبر)

## ایم کے اچاریہ کا اعلان

اسی ضمن میں ایم۔ کے اچاریہ کا ایک بیان بھی دلچسپی سے پڑھا جائیگا وُہ لکھتے ہیں۔

"مندر میں داخلہ کے متعلق جو ریفرینڈم لیا جارہا ہے۔ وُہ محض دھوکا ہے۔ گاندھی جی کے چیلوں کی طرف سے ایک ناجائز بات ہو رہی ہے۔ اور کہ اس کا فیصلہ سناتن دھرمیوں کے لئے قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ مذہبی اعتقادات کا فیصلہ ووٹوں سے نہیں ہُوا کرتا۔

پھر لکھتے ہیں: ہر سناتن دھرمی کا فرض ہے۔ کہ گاندھی جی کی اس غیر مذہبی اور ادہبیک تحریک کا مقابلہ کرنے میں قربان ہوجائے ہم اس طرح ہندو مندروں کو بھرشٹ ہوتا نہیں دیکھ سکتے"! (پرتاپ ۱۵ دسمبر)

اسی طرح ایک انٹرویو کے دوران میں آپ نے کہا کہ

"اگر گورنمنٹ نے کوئی ایسا قانون بنا دیا۔ جس میں اچھوتوں کو مندروں میں داخلہ کی اجازت ہوگئی۔ اور اس قانون کے ماتحت اچھوتوں نے مندروں میں داخل ہوکر اپنا حق جتایا۔ تو فرقہ وارانہ فسادات ہونگے جس میں خون خرابہ بھی شامل ہے"۔ (پرتاپ ۱۲ر دسمبر)

خود گاندھی جی کو اس بات کا اقرار ہے۔ کہ اس تحریک کے دوران میں کئی غصے سے بھرے ہُوئے خطوط انہیں پہنچے۔ جن میں اس امر کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ اس طریق سے میں ہندو دھرم کو بھرشٹ کررہا ہوں"!

(پرتاپ ۱۶ر دسمبر)

## سناتن دھرمیوں میں عظیم الشان بے چینی

غرض گاندھی جی کی اس تحریک نے سناتن دھرم کے پیروؤں میں ایک عظیم الشان بے چینی پیدا کردی ہے۔ اور وُہ محسوس کررہے ہیں۔ کہ یہ صریحاً اور واضحاً ان کے مذہب میں دست اندازی ہے۔ اور اسی لئے وُہ ہر قربانی کرکے بھی اپنا یہ حق چھوڑنے کے لئے آمادہ نظر نہیں آتے معلوم نہیں۔ یہ وہ جنبہ ہے کیا ظہور پذیر ہونے والا ہے۔ لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ اس طریق پر کام کرنے سے عالمگیر بے چینی اور اضطراب ضرور پیدا ہوجاتا ہے۔ اور کچھ بعید نہیں۔ اس کے نتیجہ میں فسادات ہوں، اور بعض جگہ کشت وخون تک بھی نوبت پہونچ جائے :-

ابھی تک جو حالات ظاہر ہُوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ووٹ لینے میں بھی دیانتداری سے کام نہیں لیا جاتا۔ بلکہ زمورن نے مسٹر راجگوپال آچاریہ کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں شکایت کی ہے۔ کہ اچھوت ادھارک کارکن عام لوگوں کو ڈراتے اور دھمکاتے ہیں اور اس طرح ان سے دستخط کراتے ہیں۔ (پرتاپ ۱۵۔ دسمبر)

غرض ایک طرف گاندھی جی کے چیلے اس کوشش میں مصروف ہیں۔ کہ گورو وایور مندر کے دروازے اچھوتوں کے لئے کھل جائیں۔ اور اس مقصد کے لئے وُہ ہر ذریعے سے کام لے رہے ہیں۔ زمورن پر دباؤ ڈالا جارہا ہے۔ اور مختلف اکناف سے اُسے میموریل بھیجے جارہے ہیں۔ دوسری طرف سناتن دھرمی مرمٹنے کے لئے تیار ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم کبھی اس داخلہ کو برداشت نہیں کرسکتے۔ غرض دونوں قومیں برسرپیکار ہیں۔ اور دنیا اس جھگڑے کے انجام کی منتظر ہے۔ اگر اچھوتوں نے اس موقعہ پر جلد بازی سے کام لیتے ہُوئے اپنے نفع ونقصان کو سمجھنے کی کوشش نہ کی۔ تو ہمیں خطرہ ہے

احمدیت کے متعلق مضمون

# حضرت مسیح موعودؑ کا مخالفین کو چیلنج

## "کون ہے جو میرے سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے!"



### احادیث سے صداقت کا ثبوت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت معلوم کرنے کے لئے اگر کوئی شخص قرآن مجید کے علاوہ احادیث صحیحہ پر غور کرے تو اسے معلوم ہوگا۔ کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بتلائے ہوئے معیاروں کے ماتحت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے صادق اور راستباز مامور ثابت ہوتے ہیں۔

### رسول کریمؐ کے متعلق قریش کی گواہی

احادیث میں آتا ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر یہ وحیِ الٰہی نازل ہوئی۔ کہ یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر۔ یعنے اے مدثر اٹھ لوگوں کو ڈرا۔ اور اپنے رب کی بڑائی کا اظہار کر۔ تو آپ نے اس زمانہ کے مروجہ طریق کے مطابق صفا پہاڑی پر چڑھ کر قریش کے مختلف قبائل کو نام لے لے کر بلانا شروع کیا۔ اور جب تمام لوگ اکٹھے ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ارءیتم ان اخبرتکم ان خیلاً تخرج صفح ھٰذا الجبل اکنتم مصدقی یعنے تم بتلاؤ۔ اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے سے دشمن تم پر ایک لشکر جرار کے ذریعہ حملہ آور ہونے والا ہے۔ تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے یا نہ۔ اس وقت سب نے بالاتفاق کہا۔ نعم ماجربنا علیک کذباً (بخاری) ہاں ہم یقیناً تیری تصدیق کریں گے۔ کیونکہ آج تک کبھی ہم نے تجھے جھوٹ بولتے نہیں پایا۔ اس پر آپ نے فرمایا جب تمہیں میری صداقت پر ایسا ہی اعتماد ہے۔ تو لو سنو۔ اللہ تعالےٰ کا عذاب آنے والا ہے۔ بتوں کی پرستش چھوڑ دو۔ اور ایک خدا کی عبادت میں لگ جاؤ۔ کیونکہ فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید۔ میں عذاب شدید سے پہلے تمہارے پاس بطور نذیر اور ڈرانے والے کے بھیجا گیا ہوں۔

اگرچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس دعوت کا اس وقت ان لوگوں نے انکار کر دیا۔ اور ابولہب نے یہاں تک کہدیا۔ کہ تبا لک الھٰذا جمعتنا یعنے تجھ پر ہلاکت ہو۔ کیا اسی لئے تو نے ہمیں اکٹھا کیا تھا۔ مگر بہرحال قریش کے متفقہ اقرار سے اتنا ضرور ثابت ہو گیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعوےٰ نبوت سے پہلی زندگی ایسی پاکیزہ بے عیب اور بے نقص تھی۔ کہ کسی ایک شخص کو بھی باوجود مخالفت اور عداوت کے آپ کی مقدس زندگی پر حرف رکھنے کا موقع نہ تھا۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی بے عیب زندگی کو ان کے سامنے بطور ثبوت صداقت پیش کیا۔ اور جب انہوں نے اقرار کر لیا۔ کہ آپ نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا تو آپ نے اپنا دعوےٰ پیش کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صادق اور راستباز مامور کی دعوے سے پہلی زندگی ہر قسم کے عیب سے پاک ہوتی ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ دشمن اس میں کوئی نکتہ چینی یا عیب گیری نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ اس مدعی کی ابتدائی زندگی کی پاکیزگی پر یقین رکھتا۔ اور اس کا وقتاً فوقتاً اظہار بھی کر دیتا ہے۔

### رسول کریمؐ کا حکم بنایا جانا

اس کی کئی مثالیں ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں دیکھتے ہیں۔ آپ نے اپنی پاکیزگی۔ نیکی اور تقوےٰ کی وجہ سے اہل عرب میں اس قدر نام پیدا کر لیا تھا۔ کہ تمام لوگ آپ کو الامین کہکر پکارتے۔ اور بسا اوقات اپنے جھگڑوں اور جنگ جدل کے موقع پر آپ کو حکم تجویز کرتے۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ کعبہ کی عمارت کو کسی وجہ سے نقصان پہنچ گیا۔ اس لئے قریش نے پرانی عمارت کو گرا کر اسے از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ کیا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر اس کی دوبارہ تعمیر شروع کی۔ اسی سلسلہ میں جب قریش حجر اسود کی جگہ پہنچے۔ تو ان میں اسبات پر سخت جھگڑا ہو گیا۔ کہ کون اسے اس کی اصل جگہ پر رکھے۔ ہر قبیلہ چاہتا تھا۔ کہ یہ سعادت اسے ہی حاصل ہو۔ اور اس کے لئے وہ لڑنے مرنے کو بھی تیار ہو گئے۔ چنانچہ زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق ایک خون سے بھرے ہوئے پیالہ میں سب نے انگلیاں ڈبو کر قسمیں کھائیں۔ کہ لڑ کر مر جائینگے مگر اس عزت کو اپنے قبیلہ کے سوا اور کسی میں جانے نہیں دیں گے۔ اس جھگڑے کی وجہ سے تعمیر کعبہ کا کام کئی دن بند رہا۔ آخر ابو امیہ بن مغیرہ نے تجویز پیش کی۔ کہ جو شخص آج سب سے پہلے بیت اللہ میں آتا دکھائی دے۔ وہ اس جھگڑے کا حکم بن کر فیصلہ کرے۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت کہ اس دن سب سے پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمودار ہوئے۔ آپکو دیکھتے ہی تمام لوگ پکار اٹھے۔ کہ "امین امین" اور سب نے کہا۔ کہ اس کے فیصلہ پر راضی ہیں۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کی تائید سے ایسا اچھا فیصلہ کیا۔ کہ سرداران قریش آپ کی دانائی پر دنگ رہ گئے۔ آپ نے ایک چادر لی۔ اور حجر اسود کو اٹھا کر اس پر رکھ دیا۔ پھر تمام قبائل قریش کے رؤسا کو چادر کے چاروں کونے پکڑوا دیئے۔ اور اٹھانے کا حکم دیا۔ جب حجر اسود کی اصل جگہ پر پہنچے۔ تو آپ نے ہاتھوں سے اٹھا کر اس کی اصل جگہ پر رکھ دیا۔ اور اس طرح کسی کو بھی شکایت پیدا نہ ہوئی۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ابتدائی چالیس سالہ زندگی ایسی پاکیزہ اور مطہر تھی۔ کہ نہ صرف دشمن آپکو امین کہکر پکارتے۔ بلکہ اپنے جھگڑوں میں حکم بھی ٹھہراتے۔

### ابوسفیان کی شہادت

آپ کی ابتدائی چالیس سالہ زندگی کے پاکیزہ ہونے کا امر اس سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ ہرقل بادشاہ نے ایک دفعہ ابوسفیان سے جو اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دشمن تھا۔ پوچھا۔ کہ ھل کنتم تتھمونہ بالکذب قبل ان یقول ما قال یعنے کیا اس دعوے سے پہلے بھی تم نے اس کی کسی بات میں جھوٹ کی آمیزش دیکھی ہے۔ اس کا جواب بجز لا کے اور کوئی نہ دے سکا۔ اور اسے اقرار کرنا پڑا۔ کہ آپ کی پہلی چالیس سالہ زندگی نہایت ہی بے عیب اور مطہر ہے۔

### ابوجہل اور امیہ بن خلف کا قول

پھر آپ کی زندگی کے پاکیزہ ہونے کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ ابوجہل جیسا معاند آپ کو کہتا تھا۔ انا لا نکذبک ولکن نکذب ماجئت بہ یعنے ہم تیری تکذیب نہیں کرتے بلکہ اس بات کی تکذیب کرتے ہیں جسے تو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ امیہ بن خلف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خطرناک دشمن تھا۔ اسے جب حضرت سعد بن معاذ نے خبر سنائی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ تو قتل ہو جائے گا۔ تو اس کے اوسان خطا ہو گئے۔ اور بیوی سے جا کر کہنے لگا واللہ ما یکذب محمد اذا حدث۔ خدا کی قسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب بھی بات کرتا ہے۔ اس میں جھوٹ نہیں ہوتا۔

### النضر بن الحارث کی زبردست شہادت

اسی طرح النضر بن الحارث آپ کا اشد مخالف تھا۔

اس نے کسی کو یہ کہتے سنا۔ کہ نعوذ باللہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹا ہے۔ وہ دشمن تھا۔ اور دشمنی کی وجہ سے ہو سکتا تھا۔ کہ وہ کہنے والے کی ہاں میں ہاں ملا دے۔ مگر اس کی ضمیر تڑپ اٹھی۔ اور اس نے نہایت جوش اور غصے سے کہا۔ کہ قد کان محمد فیکم غلاماً حدثاً ارضاکم فیکم واصدقکم حدیثاً واعظمکم امانۃ حتیٰ اذا رأیتم فی صدغیہ الشیب وجاءکم بما جاءکم بہ قلتم ساحر لا واللہ ما ھو بساحر (شفا قاضی عیاض) یعنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں ہی ایک چھوٹا بچہ ہوتا تھا۔ وہ تم سب میں سے زیادہ راست گفتار تھا۔ تم سب میں سے زیادہ امانت دار اور شریف تھا۔ مگر یہ کیا غضب کرتے ہو۔ کہ اب جبکہ تم نے اس کی زلفوں میں سفیدی دیکھی۔ تو اب تم کہنے لگ گئے۔ کہ وہ جھوٹا ہے۔ خدا کی قسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹا ہرگز نہیں۔

## حضرت خدیجہؓ کی گواہی

پھر یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکبازانہ زندگی کا ہی اثر تھا کہ جب آپ پر پہلی مرتبہ وحی الٰہی نازل ہوئی۔ اور آپ گھبرا گئے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس آ کر فرمانے لگے۔ لقد خشیت علیٰ نفسی یعنے مجھے اپنے نفس کے متعلق ڈر پیدا ہو گیا ہے۔ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا جو آپ کی [illegible] جنہوں نے آپ کی ابتدائی زندگی کو بچشم دیکھا تھا [illegible] میں آپ کو تسلی دی۔ کلا واللہ لا یخزیک اللہ ابداً انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علیٰ نوائب الحق۔ یعنے خدا کی قسم۔ اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کریگا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ سچ بولتے ہیں۔ لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اور آپ نے ان تمام نیک اخلاق کو اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے۔ جو لوگوں میں معدوم ہیں۔ پھر آپ مہمانوں کی خاطر تواضع کرتے۔ اور حق کی راہ میں لوگوں کے مددگار بنتے ہیں۔ کیا آپ کو خدا ضائع کر دیگا

یہ شہادتیں جن میں سے اکثر دشمنوں کی۔ اور ایک اس وجود کی ہے۔ جو اٹھتے بیٹھے سوتے جاگتے۔ کھاتے پیتے آپ کو دیکھتی تھی۔ اس امر پر قطعیۃ الدلالت ہیں۔ کہ مامور من اللہ کی ابتدائی چالیس سالہ زندگی ہر قسم کے عیب سے منزہ ہوتی ہے۔ اور نا ممکن ہوتا ہے۔ کہ کوئی شخص خواہ وہ کتنا بڑا نکتہ چین اور دشمن کیوں نہ ہو۔ اس زندگی کے متعلق کوئی عیب نکال سکے۔ یہ ثبوت ہے۔ جو ان کی صداقت کا ہوتا ہے۔ اور یہ ثبوت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔

## حضرت مسیح موعود کی صداقت

اگر یہ معیار درست ہے اور جبکہ قرآن مجید احادیث صحیحہ اور تاریخی واقعات شہادات دیتے ہیں۔ اس سے انکار کی گنجائش نہیں۔ تو ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اگر یہی معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چسپاں ہو جائے۔ اور اگر اسی معیار سے آپ کی صداقت ظاہر ہو جائے۔ اگر آپ کی بھی یہی حالت ہو۔ کہ دنیا کے بدترین دشمن آپ کی ابتدائی چالیس سالہ زندگی پر کسی قسم کا عیب نہ لگا سکتے ہوں۔ اور اگر آپ نے بھی لوگوں کو چیلنج کیا ہو کہ اگر ہمت ہے۔ تو میری زندگی میں کوئی عیب ثابت کرو۔ اور اگر آپ کو بھی آپ کے شہر کے لوگ امین صادق اور جھگڑوں میں حکم تسلیم کرتے ہوں۔ تو بتاؤ۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آپ حقیقتاً سچے اور راستباز اور مامور من اللہ ہیں۔ یقیناً اس سے یہی ثابت ہوگا۔ اور کوئی دانا اور عقلمند انسان آپ کی صداقت سے انکار کرنے کی جرأت نہیں کرسکیگا۔ مگر افسوس کہ لوگ اس معیار سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کو تو تسلیم کرتے ہیں۔ مگر جب حضرت مرزا صاحب کا نام آتا ہے۔ تو انکار کر دیتے ہیں۔ اور نہیں کہتے۔ کہ ہاں اس سے مرزا صاحب سچے ثابت ہوتے ہیں۔

قادیان میں ہندو موجود ہیں سکھ موجود ہیں۔ غیر احمدی موجود ہیں۔ اور اب بھی بعض ان میں سے ایسے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی زندگی سے واقف ہیں۔ جاؤ اور ان سے پوچھ کر دیکھو۔ انہیں اللہ تعالےٰ کی قسم دو۔ اور دریافت کرو۔ کہ حضرت مرزا صاحب اپنی پہلی زندگی میں کیسے تھے۔ پھر اگر وہ ایک عیب بھی آپ میں نکال سکیں۔ تو انکار درست ہو سکتا ہے لیکن اگر وہ آپ کی ابتدائی زندگی کی تعریف میں رطب اللسان ہوں۔ تو سوچنا چاہئے۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ ایک ہی معیار سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سچے ثابت ہو جائیں۔ مگر حضرت مرزا صاحب نہ ہوں آخر یہ بلا وجہ امتیاز کیوں ہے

## مخالفین کو چیلنج

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن الفاظ میں دنیا کو چیلنج دیا۔ وہ آج بھی موجود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ۔ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو۔ کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون ہے جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے۔ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے" (تذکرۃ الشہادتین صہ ۶۲)

یہ چیلنج آج بھی دنیا میں موجود ہے۔ اور آج بھی مخالف لاکھوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ ہماری طرف سے انہیں کھلا چیلنج ہے۔ کہ وہ اٹھیں۔ اور حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی چالیس سالہ زندگی میں کوئی عیب ثابت کریں اگر وہ ایسا نہ کر سکیں۔ اور ہم ابھی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ اگر ان کی موجودہ کیا پہلی اور پچھلی نسلیں بھی اکٹھی ہو کر عیب چینی کی کوشش کریں گی۔ تو ناکام و نامراد رہینگی۔ تو پھر خدارا غور کریں۔ کہ کیا ثبوت حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آج حضرت مرزا صاحب کے مخالف دنیا میں موجود نہیں۔ آج بھی بدترین دشمن صفحۂ ارض پر پائے جاتے ہیں۔ اور آج بھی لاکھوں کی تعداد میں ایسے لوگ موجود ہیں جو چاہتے ہیں۔ کہ احمدیت نعوذ باللہ ناپید ہو جائے۔

پس اگر ان میں کس بل ہے۔ تو وہ کیوں نہیں اٹھتے اور کس لئے حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ثابت نہیں کر دیتے۔ کہ آپ نے پہلی زندگی میں نعوذ باللہ فلاں فلاں گناہ کیا تھا۔

## مولوی محمد حسین بٹالوی کی شہادت

اول المکفرین مولوی محمد حسین بٹالوی تھا۔ مگر اس نے یہ لکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ کہ "مؤلف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کی رو سے وللہ حسیبہ شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں۔" (اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۹)

## مولوی ثناء اللہ صاحب کی شہادت

پھر بڑے دشمن جو "فاتح قادیان" کہلاتے پھرتے ہیں مولوی ثناء اللہ ہیں۔ مگر ان کے قلم سے بھی اللہ تعالےٰ نے حق و راستی کا اظہار کرایا۔ اور انہیں لکھنا پڑا۔ کہ مجھے بچپن تک میں مرزا صاحب سے حسن ظن تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر کوئی ۱۷، ۱۸ سال کی تھی۔ میں بشوق زیارت بٹالہ سے پا پیادہ تنہا قادیان گیا"
(تاریخ مرزا صہ ۵۳)

مولوی ثناء اللہ صاحب یہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی زندگی کی پاکیزگی کو بطور صداقت پیش کیا کرتے ہیں۔ اور وہ ہر ممکن احتیاط کیا کرتے ہیں۔ کہ ان کے قلم سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بطور صداقت کام آ سکے۔ مگر اللہ تعالےٰ کا تصرف دیکھو۔ اس نے مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے اشد معاند سے یہ الفاظ لکھوا دیئے۔ کہ آپ پر براہین تک مجھے حسن ظن تھا۔ اور اسی شوق میں میں پاپیادہ تنہا قادیان گیا۔

## صداقت کا زبردست ثبوت

غور کا مقام ہے۔ کہ آخر کیا وجہ ہے۔ جو ان مخالفوں کی آنکھ ابتدائی چالیس سالہ زندگی میں کوئی عیب نہیں دیکھ سکتیں۔ اور اگر دیکھتی ہیں۔ تو چالیس سال کے بعد ہی۔ مگر بعد میں ان کی عیب چینی قابل اعتراض بات نہیں رہتی۔ بلکہ ایک رنگ میں صداقت کا ثبوت ہوتی ہے۔ کیونکہ سچے انبیاء کی ہمیشہ ہی مخالفت ہوتی چلی آئی۔ اور اس طرح تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جادوگر اور جھوٹا وغیرہ کہا گیا۔ یہاں سوال ابتدائی زندگی کے متعلق ہے۔ جب مخالفت نہیں ہوتی [illegible] اور جب ان کی [illegible]

مذاہب غیر

# مسیحی مدعیہ نبوت کے حالات

(۱)

## ابتدائی عمر

دین عیسوی کی بوالعجبیوں سے آگاہ اور ناظرین کے معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے آج ہم ایک مسیحی مدعیہ نبوت کے حالات درج کرتے ہیں۔ ۱۷۵۰ء میں انگلستان کے علاقہ ڈیون شائر میں ایک کسان کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام اس کے والدین نے جوہنا سوتھکاٹ رکھا۔ اس کے بچپن اور ابتدائی عمر کا کوئی خاص واقعہ قابل ذکر نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ ایک سوداگر کی دوکان پر ملازم تھی۔ کچھ عرصہ تک تو آرام سے کام کرتی رہی لیکن یکایک خدا معلوم کیا ہوا۔ کہ اس نے الہام و وحی کا دعویٰ کر دیا۔

## دعویٰ اور بعثت کا مقصد

اس کا دعویٰ تھا۔ کہ اس کے پیدا ہونے پر فرشتوں نے بہت خوشی منائی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت بچپن سے ہی اس کے دل میں ودیعت کی گئی ہے۔ کتاب مکاشفات میں جس عورت کا ذکر ہے جسے دلہن اور برہ کی بیوی کہا گیا ہے۔ اور جس کے متعلق لکھا ہے کہ وہ سورج میں ملبوس ہوگی۔ وہ وہی تھی۔ وہ کہتی تھی کہ میں اس لئے آئی ہوں کہ تا لوگوں کو مطلع کروں۔ کہ مسیح کی آمد ثانی نزدیک ہے۔ اور دنیا کو اسے ملنے کے لئے تیار کروں۔

## الہام کی کیفیت

لکھا ہے کہ جب کبھی اسے الہام ہونے لگتا۔ تو اس کے اندر ایک جوش کی کیفیت پیدا ہو جاتی۔ ایسے وقت میں اس کا پرائیویٹ سکرٹری اس کے پاس موجود ہوتا۔ اور نہایت احتیاط کے ساتھ اس کی زبان پر جاری شدہ الفاظ لکھتا جاتا۔ الہامات کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ نہ صرف و نحو کے قواعد کے ماتحت خارج ہوتے بلکہ بلحاظ مضمون بھی لغو اور مضحکہ خیز ہوتے تھے۔ اور وہ ایک بیہودہ سی قسم کی نظم ہوتی۔

## بعض پیشگوئیاں

اس کے حالات قلمبند کرنے والوں نے اس کی بعض پیشگوئیاں بھی لکھی ہیں۔ جن میں سے دو اہم پیشگوئیوں کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے اس کی زندگی میں نپولین بوناپارٹ کی دہشت سے تمام یورپ کانپ رہا تھا۔ اور اس کی طرف سے ہر وقت انگلستان پر حملہ کا خطرہ لگا رہتا تھا۔ جوہنا نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ نپولین ساحل انگلستان پر ضرور پہنچے گا۔ لیکن میرے ایک پیرو کے ہاتھ سے قتل کر دیا جائیگا۔ اسی طرح ایک پھانسی پانے والی عورت کے متعلق اس نے کہا تھا۔ کہ وہ سزائے پھانسی دینے والے کے ہاتھ سے معجزانہ طریق پر بچ نکلے گی۔ لیکن یہ دونوں پیشگوئیاں غلط نکلیں۔ نہ تو نپولین انگلستان میں آسکا۔ اور نہ ہی وہ عورت سزائے پھانسی سے بچ سکی۔ اس کی باقی پیشگوئیوں کے متعلق بھی عام طور پر یہی خیال ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ بلکہ عام لوگ تو ان کی زبانی بھی صحیح تسلیم نہیں کرتے

## گناہوں کی بخشش کا دعویٰ

یہ عورت دعویٰ کرتی تھی کہ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ قدرت عطا کی ہے کہ جسے چاہوں بخش دوں۔ اس کے لئے اس نے بے ڈھنگی سی عبارت بہت سے کاغذوں پر لکھ رکھی تھی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ "خدا کی مہر کی ہوئی۔ چنی ہوئی۔ اس قیمتی آدمی کی کامیابی۔ زندگی کے درخت کا وارث ہونے کے لئے۔ خدا کا وارث اور" جن لوگوں کو وہ بخشش کا مستحق سمجھتی۔ انہیں ایک مہر لگا کر ایک کاغذ دیدیتی۔ اور اس کا قول تھا۔ کہ جو شخص اس کاغذ کو اپنے پاس رکھیگا۔ وہ دونوں جہان کے مصائب سے بچ جائیگا۔

## مہر کہاں سے آئی

جو مہر اس بخشش نامہ پر لگائی جاتی تھی۔ اس کے متعلق اس کا بیان تھا۔ کہ جب خدا کی طرف سے مہر لگا کر مجھے ایسے پروانے عطا کرنے کا حکم ہوا۔ تو میں حیران تھی۔ کہ یہ مہر کہاں سے آئیگی اس پر اس فرشتہ نے کہا۔ کہ وہ تیری صندوقچی میں ہے چنانچہ جب میں نے اسے کھول کر دیکھا۔ تو اس میں یہ رکھی تھی۔ حالانکہ اس سے قبل وہاں کوئی ایسی چیز نہ تھی۔ یہ مہر دراصل ایک انگوٹھی تھی جس پر (جے۔ سی) یعنی اس کے نام کے پہلے حروف کندہ تھے۔ اور دو ستاروں کے نشان بنے ہوئے تھے۔ اس کے نزدیک ان میں خود ایک جوہنا۔ ایک دن اس نے اعلان کیا۔ کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آج رات بارہ بجے سے قبل بادشاہ اور اس کی آدھی رعایا کو جو اس کی وفادار ہے بخش دوں۔

## جوہنا اور شیطان کی ملاقات

جوہنا کا بیان ہے کہ جب میں نے کثرت کے ساتھ لوگوں کو بخشنا شروع کیا۔ تو شیطان بہت تلملایا۔ اور وہ سخت غصہ کی حالت میں ایک دن میرے پاس آیا اور کہا۔ کہ اگر تو اس حرکت سے باز نہ آئیگی۔ تو میں تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوں گا۔ کیونکہ تو میرے راستہ میں ایک کانٹا ہے۔ اور بھی بہت کچھ برا بھلا کہا خود اس کا بیان ہے کہ شیطان نے مجھے ان الفاظ میں مخاطب کیا "او بے حیا تو ہمیشہ خدا کی خوشامد کرتی رہتی ہے۔ تاکہ وہ تیرا دوست بنا رہے۔ مجھے ایسے کمینہ اور مکاری کے کاموں سے نفرت ہے۔ او بدذات اپنی لعنتی زبان کو جو قینچی کی طرح چلتی ہے بند کر۔ خدا کو بھی عجیب سوجھتی ہے کہ اس نے ایک ایسی بیہودہ عورت کو اس لئے چنا ہے کہ وہ مجھ سے بحث کرکے ہرائے اور نیچا دکھائے اور مجھے بولنے ہی نہ دے" اسی پر اکتفا نہیں بلکہ شیطان نے اسے سخت ستانا اور تنگ کرنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ مجبور ہو کر اسے خدا سے دعا مانگنی پڑی۔ کہ وہ شیطان کی زبان بند کر دے۔ اور اسے زنجیروں میں جکڑ دے۔ چنانچہ اس کا بیان ہے کہ اس دعا کے جد پیر اسے جکڑا گیا اور میں ظلمت سے آزاد ہو گئی

## ایک اور نبی

اس کی زندگی میں ایک اور شخص نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور اپنے آپ کو مسیح کا بھتیجا ظاہر کرنے لگا۔ وہ کہتا تھا کہ خدا نے اسے یہودیوں کی طرف بھیجا ہے۔ جو عنقریب یروشلم پر قابض ہو جائیں گے۔ جوہنا نے اس شخص کی مخالفت نہیں کی اور نہ ہی اس کے دعویٰ کا انکار کیا۔ بلکہ اس کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھے۔ حتیٰ کہ اس کی حالت کا اندازہ کرنے کے بعد حکومت نے اسے پاگل خانہ بھجوا دیا۔ اس پر جوہنا نے اعلان کیا۔ کہ اگر اسے آزاد نہ کیا گیا۔ تو انگلستان برباد ہو جائے گا۔ لیکن اس کی یہ پیشگوئی بھی غلط ثابت ہوئی۔ نہ ہی وہ آزاد ہوا اور نہ ہی انگلستان پر کسی قسم کی تباہی آئی۔

## عام قبولیت

اس عورت کو اپنی زندگی میں جو کامیابی ہوئی۔ وہ اس زمانہ میں انگلستان کے بگٹ اور امریکہ کے ڈوئی سے کہیں زیادہ ہے۔ بگٹ کے پیرو تو بہت ہی تھوڑے تھے۔ لیکن ڈوئی کے مریدوں کی تعداد دس ہزار کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ لیکن جوہنا کے ماننے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ بیان کی جاتی ہے۔

اس کی زندگی سے متعلق اور بھی بہت سے عجیب و غریب اور نہایت دلچسپ واقعات ہیں۔ جن کا ذکر آئندہ اشاعت میں کیا جائیگا۔ اور بتایا جائیگا۔ کہ وہ یورپ جو خدا تعالیٰ کی ہستی سے بھی منکر ہیں۔ آج سے صرف ایک صدی قبل کیسے توہمات اور خلاف عقل باتوں پر قائم تھا۔

---

# آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے وکیل کی مساعی جمیلہ

قاضی عبدالحمید صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل بی جنہیں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے مقدمہ جنگ گرنتھ صاحب میں ملزمان کی طرف سے پیروی کے لئے پونچھ بھجوایا گیا تھا۔ وہ بذریعہ برقی پیغام اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اس مقدمہ میں خدا کے فضل سے جملہ ملزمان جو تعداد میں پانچ تھے۔ بری ہو گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک قاضی عبدالحمید صاحب کی مساعی اس معاملہ میں بہت قابل شکریہ ہیں

نظارتوں کے اعلانات

# مظلومین کشمیر کی امداد کیلئے چندہ کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے اپنی جماعت کو فراہمی چندہ کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نے اپنے نفس سے اقرار کیا ہے۔ اور طریق بھی یہی ہے کہ مومن جب کوئی کام شروع کرے۔ تو اسے ادھورا نہ چھوڑے میں نے کشمیر کے مسلمانوں سے وعدہ کیا ہے۔ کہ جب تک کامیابی حاصل نہ ہو جائے۔ خواہ سو سال لگیں۔ ہماری جماعت ان کی امداد کرتی رہیگی۔ اور آج میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ کل پرسوں اترسوں سال۔ دو سال۔ سو۔ دو سو سال جب تک کام ختم نہ ہو جائے۔ ہماری جماعت کام کرتی رہیگی۔ یہ ہمارا کشمیر کے مسلمانوں سے وعدہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک حبشی غلام نے ایک قوم سے یہ معاہدہ کیا تھا۔ کہ فلاں فلاں رعائتیں تمہیں دی جائینگی۔ جب اسلامی فوج گئی۔ تو اس قوم نے کہا۔ ہم سے تو یہ معاہدہ ہے۔ فوج کے افسر اعلیٰ نے اس معاہدہ کو تسلیم کرنے میں لیت و لعل کی تو بات حضرت عمرؓ کے پاس گئی۔ انہوں نے فرمایا مسلمان کی بات جھوٹی نہیں ہونی چاہیئے۔ خواہ غلام ہی کی ہو۔ مگر یہ غلام کا نہیں بلکہ جماعت کے امام کا وعدہ ہے۔ پس ہماری جماعت کو مسلمانان کشمیر کی امداد جاری رکھنا چاہیئے۔ جب تک کہ ان کو اپنے حقوق حاصل نہ ہو جائیں۔ خواہ اس کے لئے کتنا عرصہ لگے۔ اور خواہ مالی اور خواہ کسی وقت جانی قربانیاں کرنی پڑیں"۔

"جماعت کو تحریک کی گئی تھی۔ کہ اس کام کے لئے دوسروں سے بھی روپیہ وصول کریں۔ اس بارے میں جو کچھ معلوم ہوا۔ اس سے مجھے افسوس بھی ہے۔ اور خوشی بھی۔ افسوس تو اس لئے۔ کہ کام کے رک جانے کا اندیشہ ہے۔ اور خوشی اس لئے کہ ہماری جماعت کے لوگوں میں غیرت پائی جاتی ہے۔ کئی دوستوں نے لکھا کہ کشمیر کے لئے ہم چندہ دے دیں گے۔ مگر دوسروں سے نہ منگوائیے میں نے انہیں لکھا۔ کہ خدا کے لئے مانگنا بھی ثواب کا کام ہے ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ ثواب بھی حاصل کرنا چاہیئے۔ کہ دوسرے مسلمانان کشمیر کی امداد کے لئے روپیہ وصول کریں۔ ہر جگہ کی جماعتیں یہ کوشش کریں۔ اور چندے بھجوائیں۔ تاکہ کام جاری رہے۔ بہر حال ہم نے یہ کام چلانا ہے۔ اگر دوسرے لوگوں سے وصول نہ کریں گے۔ تو خود دینا پڑے گا۔ مگر میں چاہتا ہوں۔ اس کام میں دوسروں کی ہمدردی بھی حاصل کی جائے۔ اور یہ اسی طرح ہی حاصل ہو سکتی ہے کہ ان سے چندہ لیا جائے پس اصرار سے بھی اس کام کے لئے چندہ مانگو۔ اور اس کام کی اہمیت ان پر ظاہر کرو۔ لیکن اگر کوئی چندہ نہ دے تو کہہ دو ایک پیسہ ہی دیدو۔ اگر یہ بھی نہ دے تو کہہ دیا جائے میں آپ کی طرف سے دے دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ اس کی چھپی ہوئی غیرت ظاہر ہو جائے اور اس کام میں حصہ لینے لگ جائے"۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ ہماری جماعت کے احباب کو دوسرے مسلمانوں سے بھی چندہ کشمیر باصرار وصول کرنا چاہیئے۔ اور اس وقت تک اسے بند نہیں کرنا چاہیئے۔ جب تک کہ کشمیر کا کام ختم نہ ہو جائے۔ اس سلسلہ میں احباب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ جو چندہ مسلمانوں سے وصول کریں۔ روپیہ بھیجتے وقت اس کی تفصیل کوپن پر یا علیحدہ خط کے ذریعہ لکھ دیا کریں۔

علاوہ ازیں ایسی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور یا براہ راست فنانشل سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو بھی دیدیا کریں۔ (فنانشل سکرٹری قادیان)

# کشمیر کی بیواؤں اور یتامیٰ کیلئے مالی امداد

(۱) مکرمی سید شجاعت حسین صاحب اوورسیر غازی پور نے ۲۷/- کی دوسری قسط علاوہ ۲۵/- کی پہلی قسط کے مسلمانوں سے وصول کر کے ارسال کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ میں آج کل بیمار ہوں۔ گو مسلمانوں سے کسی قسم کا چندہ وصول کرنا اس وجہ سے کہ وہ دینے کے عادی نہیں۔ کار دارد ہے۔ لیکن حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں حتی الوسع کوشش کر رہا ہوں۔ آپ میرے لئے حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست کریں۔ اس چندہ کی تفصیل یہ ہے

والدہ سید شجاعت حسین صاحب عمر۔ والدہ مظہر صاحب ۲/-۔ طفیل احمد میاں صاحب ۸/-۔ منشی محمد عبد الحفیظ صاحب ۵/-۔ محمد اقرار حسین خاں عمر۔ محمد ظہور زمان صاحب ۲/-۔ منشی محمد خلیل صاحب شلعدار عمر۔ منشی اخلاق حسین صاحب شلعدار ۲/-۔ منشی غلام رسول صاحب شلعدار عمر۔ محمد شائق صاحب عمر۔ قاضی محمود حسین صاحب شلعدار عمر۔ سید ظہیر حسین صاحب عمر۔ شاہ محمد میاں صاحب عمر۔ مولوی عبد الستار صاحب وکیل عمر۔ رحمت اللہ صاحب حجتا عام عمر۔ ان صاحبان سے ۲۵/۸/- روپے۔ ۱/۱۲/- روپیہ اپنے پاس سے ملا کر ۲۷/- روپے ارسال کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(۲) بٹورہ افریقہ سے مکرمی بابو محمد جمیل صاحب نے ۵۰/۱۱۲ شلنگ مسلمانوں سے وصول کر کے اس ماہ میں داخل خزانہ کراتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ دو سو شلنگ اس سے قبل عرصہ چھ ماہ ہوا۔ بذریعہ بابو اکبر علی خان صاحب نمبا سہ ارسال کیا گیا تھا۔ بٹورہ کی احمدیہ جماعت جو قلیل تعداد پر مشتمل ہے۔ اپنا چندہ کشمیر فنڈ متواتر باقاعدہ اور باشرح دے رہی ہے۔ اور دوسرے مسلمانوں سے بھی وصول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے چنانچہ کئی ایک احباب نے باقاعدہ ماہوار چندہ ادا کرنے کے واسطے نام لکھوائے ہیں۔ ان رقوم کا اعلان اخبار میں کرتے ہوئے حضرت کے حضور میں احمدیہ احباب بٹورہ اور چندہ دینے والے اصحاب کے لئے دعا کی درخواست کریں۔

(۳) جماعت احمدیہ گجرات کے امیر ملک برکت علی صاحب نے اطلاع دی ہے۔ کہ گذشتہ ایام میں چندہ کشمیر کی کمیٹی میں کوشش نہیں کر سکا۔ اب کوشش کر رہا ہوں۔ بحمد اللہ گجرات سے ۱۵ کی رقم بطور چندہ کشمیر وصول کر کے محاسب صاحب کو دیدی ہے بحمد اللہ کی کوششوں کا شکریہ ہے۔

اس چندہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک تک پہونچانے کے لئے ابھی بہت سعی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ چندہ حسب مطالبہ پورا نہیں آرہا۔ (فنانشل سکرٹری قادیان)

# ثواب میں حصہ لینے کا بہترین موقع

مومن کے فرائض میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اپنے بھائیوں کو نیکی کی تحریک کرتا رہے اور اس کو اپنے فرائض سے غافل نہ ہونے دے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق وصیت کا سلسلہ شروع فرمایا ہے اس لئے وصیت کے متعلق دوستوں میں تحریک کرنا اور اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنا مومن کے لئے باعث فخر اور حصول ثواب کا بہترین ذریعہ ہے سالہائے گذشتہ میں بعض مخلصین وفود کی صورت میں جلسہ سالانہ کے موقع پر وقت نکال کر دوستوں میں تحریک کر کے اس کار خیر میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور ان کی تحریک بہت کامیاب ہوتی رہی ہے۔ لہٰذا اس سال بھی جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ اور جلسہ سالانہ کے موقع پر وقت دے سکیں وہ اپنے نام دفتر ہذا میں بھیج کر مشکور فرمائیں۔

وفد دو دو احباب پر مشتمل ہوگا۔ اور خاص خاص علاقوں یا حلقوں کے لئے خاص خاص وفد مقرر کئے جائیں گے۔ بہتر ہو کہ نام بھجواتے وقت دوست اس امر سے بھی آگاہ فرمائیں۔ کہ ان کو کس ضلع کے لئے اور کس دوست کے ہمراہ تعینات کیا جائے۔ تاکہ کام میں سہولت ہو۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب کثرت سے اپنے نام پیش کریں گے۔ اور چونکہ جلسہ سالانہ بہت قریب آگیا ہے۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ بہت جلد اپنے نام پیش کر دیں۔ تاکہ حلقے قبل از جلسہ مقرر کر دیئے جائیں

# جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب سے درخواست

## اپنے پریس کو مضبوط کیجئے

### الفضل

میں اس عرضداشت کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امرا پریذیڈنٹ اور سکرٹریان شعبہ ہائے مختلفہ خصوصاً سکرٹریان دعوت و تبلیغ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ سلسلہ احمدیہ کے واحد آرگن الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے خاص جد و جہد فرمائیں آج کل اس بات کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہے۔ کہ صحیح افکار و آراء کی اشاعت ہو۔ جسکا واحد ذریعہ الفضل ہے۔ دُنیا ایک کشمکش کی حالت میں ہے۔ اور واقعات و حوادث کے تلاطم میں کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ اس لئے نہایت سخت ضرورت ہے۔ کہ ہم الفضل جو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ برحق ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہدایت ناموں کا آئینہ ہے۔ ہر سوسائٹی ہر گھر ہر گاؤں اور ہر انجمن میں پہنچا دیں۔ اس میں آپ سے کسی مالی قربانی کا خصوصیت سے مطالبہ نہیں۔ بلکہ آپ سے یہ چاہا جاتا ہے۔ کہ اپنا کچھ وقت خرچ کر کے اپنے احباب و اقربا اور اپنے حلقہ اثر میں یہ تحریک کریں کہ وہ کم از کم تین ماہ کے لئے ہی الفضل کے خریدار بن جائیں۔ اس کے بعد الفضل اپنی سفارش خود آپ کرے گا۔ الفضل کو نہایت محنت سے مرتب کیا جاتا ہے۔ اس میں قوم کی صحیح راہنمائی ہوتی ہے۔ واقعات حالیہ پر آراء صحیحہ کا سلسلہ ہے۔ اسلام کے فضائل پر التزاماً مضامین ہوتے ہیں۔ اسلامی تمدن اسلامی کیریکٹر کی برتری ثابت کی جاتی ہے۔ غیر مذاہب کے اعتراضات کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ کشمیر کے متعلق مضامین ہوتے ہیں۔ غرض ہر امر حق کی تائید اور باطل کی تردید کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت امام ہمام کے خطبات جمعہ و تقاریر من و عن ناظرین کو پہنچائے جاتے ہیں۔ آپ کے قائم کردہ نظام کی نظارتوں کے اعلانات و ہدایات درج ہوتی ہیں۔ غرض ایک اخبار میں جو کچھ ہونا چاہیئے۔ وہ سب اس میں ہوتا ہے۔ ہفتہ میں تین بار یعنے ہر دوسرے دن شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ دس روپے چھ ماہ پانچ روپے تین ماہ کے لئے دو روپے آٹھ آنے۔ چندہ بہر حال پیشگی لیا جائیگا جس کی ادائیگی بذریعہ منی آرڈر ہو۔ یا جلسہ پر دستی تو پانچ آنے کی کفایت ہوگی۔ نمونہ مفت ؁

### مصباح

اسی سلسلہ میں یہ عرض بھی کر دوں۔ کہ خواتین کے لئے مصباح اخبار ہے۔ جو مہینے میں دو بار شائع ہوتا ہے۔ اور جس میں ہر قسم کے دینی و دنیوی مضامین ہوتے ہیں۔ پس آپ اپنے گھروں میں یہ اخبار ضرور جاری کرائیں۔ چندہ سالانہ بھی معمولی ہے یعنی صرف دو روپے آٹھ آنے نمونہ مفت۔ جلسہ پر آنے والی خواتین کا خصوصیت سے فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اخبار کے خریدار بڑھانے کے لئے پوری پوری جد و جہد کریں۔ اور کوئی لکھی پڑھی خاتون ایسی نہ رہے۔ جو مصباح کی خریدار نہ ہو۔

### ریویو آف ریلجنز اردو

اس رسالہ کے لئے کوئی خاص اپیل کرنے کی ضرورت اس لئے نہ تھی۔ کہ ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ خواہش معلوم ہے۔ کہ اس کے خریدار کم از کم دس ہزار ہونے چاہئیں۔ اس رسالے میں انگریزی رسالہ ریویو کے مضامین کا ترجمہ شائع ہوتا ہے۔ اور علمی و ٹھوس مضامین شائع کئے جاتے ہیں جن میں اسلام و احمدیت کی تائید اور مذاہب باطلہ کی تردید ہوتی ہے آپ نمونہ مفت منگوا کر دیکھ سکتے ہیں۔ صرف تین روپے سالانہ چندہ ہے۔ احباب جماعت سے کئی بار عرض ہو چکا ہے۔ کہ اس رسالہ کے خریدار اتنے کم ہو رہے ہیں۔ جو اپنے اخراجات طبع بھی ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہر انجمن احمدیہ۔ ہر جماعت احمدیہ۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کی اشاعت میں حصہ لے۔ اگر اب تک خریدار نہیں۔ تو اب ہو جائے۔ چار آنے ماہوار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تعمیل میں خرچ کرنا کوئی بار نہیں۔ بلکہ عین موجب حصول سعادت دارین ہے ؁

بالآخر میں ایک بار پھر احباب کرام کو مندرجہ بالا امور کی طرف متوجہ کرتا ہوا عرض گزار ہوں۔ کہ اپنے پریس کو مضبوط کیجئے۔ اور اس بارے میں اپنی موجودہ بے پروائی اور غفلت کو چھوڑئیے۔ ایام جلسہ میں دفتر طبع و اشاعت صبح بعد نماز فجر سے ۱۰ بجے تک اور پھر جلسہ برخواست ہونے کے بعد رات کے ۹ بجے تک کھلا رہے گا۔ جو صاحب چندہ ادا کریں۔ رسید لے لیں۔ اور وقت نکال کر ایک بار ضرور دفتر میں تشریف لا کر امداد فرمائیں۔ فائل کی تکمیل کے لئے متفرق پرچے حاصل کرنے کا یہ موقعہ نہیں ہوتا۔

(مہتمم طبع و اشاعت قادیان)

# احمدیت کی کامیابی پر ایک عربی اخبار کی شہادت

قاہرہ سے "الفتح" نامی ایک عربی اخبار نکلتا ہے۔ اس کے پرچہ میں احمدیت کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کے بعض حصص کا ترجمہ احباب کی دلچسپی کے لئے اور بتانے کے لئے کہ احمدیت کا عربی ممالک پر کیا اثر ہے۔ شائع کیا جاتا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"احمدیت ایک عظیم الشان حرکت ہے جس کے ممبروں نے اکناف عالم میں زر کثیر خرچ کر کے اپنی دعوت کو مختلف زبانوں میں پہنچایا ہے۔ اور یہ سلسلہ اس قدر ترقی کر چکا ہے۔ کہ آج ان کے مشن ایشیاء یورپ۔ امریکہ و افریقہ میں قائم ہو چکے ہیں۔ اور چونکہ ان کے پاس حقائق اسلام اور اس کے احکام کا ایک بیش بہا ذخیرہ موجود ہے۔ اس لئے تاثیر اور فلاح کے لحاظ سے نصاریٰ کی ترقی ان کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔

جو شخص ان کے جلیل القدر اعمال کو دیکھیگا۔ وہ حیرت اور تعجب کریگا۔ کہ کس طرح اس چھوٹے سے فرقہ نے وہ کام کر دکھایا ہے جسکو کروڑوں مسلمان کرنے پر قادر نہیں ہو سکے۔ اور یہی کامیابی ہے۔ جسکو احمدی لوگ اپنی صداقت کا اعجاز قرار دیتے ہیں۔ پھر عام مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی مردنی نے ان کی کامیابی پر اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں

کیا مسلمانوں پر واجب نہیں۔ کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت اور کفارہ وغیرہ عقائد فاسدہ کو یورپ اور امریکہ کے اذہان سے زائل کریں۔ یہ مسلمان امراء۔ علماء۔ اغنیاء اور فقراء کا فرض تھا کہ عیسائیت کے تباہ کن اور باطل اثرات کو مٹاتے لیکن آج صرف احمدی ہی اکیلے نظر آتے ہیں۔ جو اپنے اموال اور نفوس سے اس قدر مہتم بالشان کام سرانجام دے رہے ہیں۔ کہ اگر دیگر مسلمین کے چیختے چیختے گلے بیٹھ جائیں۔ اور لکھتے لکھتے قلم گھس جائیں تب بھی اموال اور نفوس کی قربانی کے لحاظ سے اس قلیل جماعت کے عشر عشیر کے برابر بھی کام نہیں کر سکینگے"۔

ناظرین یہ اس اخبار کی شہادت ہے۔ جو سلسلہ احمدیہ کا شدید دشمن ہے۔ اس شہادت سے آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ احمدی کیا کام کر رہے ہیں۔ اور دنیا پر ان کا کیا اثر ہے۔

(خاکسار شیخ عبد القادر "جامعہ")

# احباب کی سہولت کیلئے اعلان

جملہ احمدی احباب جو جلسہ پر براستہ نارووال آنا یا جانا چاہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ نارووال میں احمدیہ مسجد بیگم چوہدری نواب الدین صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ نارووال اس سال تیار ہو کر مکمل ہو چکی ہے۔ اور روزانہ نووارد احباب کے ٹھہرنے کے لئے کافی انتظام ہے اس لئے جو دوست وہاں ٹھہرنا چاہیں یا رات کی گاڑی نارووال اتریں وہ یہاں ہی قیام فرمائیں۔ خاکسار محمد فضل الٰہی مبلغ

# صحیح عکس مبارک

سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر سائز پر ہمارے ہاں تیار رہتے ہیں

مہتہ عبدالرزاق قادیانی فوٹوگرافر قادیان

# ریٹائرڈ شدہ جے۔ وی۔ تجربہ کار استاد

جس بھائی کو اپنے بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے یا کسی احمدیہ سکول کے لئے ریٹائرڈ شدہ جے۔ وی۔ تجربہ کار استاد کی ضرورت ہو تو وہ صاحب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

محمد سلیمان غوری احمدی مقام و ڈاک خانہ ہمیراں ضلع لدھیانہ

# حیرت انگیز رعایت میں چار ماہ کا اضافہ

## آزمائش کا مزید موقعہ

ہم نے جو اپنی مفید ترین ادویات کی شہرت کے لئے ان کی قیمتوں میں ۴ آنے فی روپیہ کی غیر معمولی رعایت نومبر ۱۹۳۳ء تک کے لئے رکھی تھی اس کو جلسہ سالانہ اور ماہ رمضان کی آمد کی خوشی میں یکم مارچ ۱۹۳۴ء تک کیلئے اور مدت بڑھا دی ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب اس موقعہ کو غنیمت جان کر ان ادویات کا تجربہ کریں گے۔

**دلکشا ہیر آئل** بہترین تیل کا تیل اور دوائی کی دوائی ہے۔ بالوں کو لمبا مضبوط اور ملائم کرتا ہے۔ گرنے اور سفید ہونے سے بچاتا ہے۔ چالیس سال سے پیشتر سفید ہوئے ہوئے بالوں کو اس کا متواتر استعمال جڑ سے سیاہ اگاتا ہے۔ دائمی سر درد۔ اور نزلہ کو یکدم دور کرتا ہے۔ اصلی قیمت فی شیشی ۱ؔ۔ رعایتی قیمت ۱۲ؔ

مکرمی سید عزیز اللہ شاہ فارسٹ آفیسر تحریر فرماتے ہیں۔ جناب مینیجر صاحب دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان السلام علیکم میں آپ کو اس امر کی اطلاع دینی نہایت ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ آپ کا دلکشا ہیر آئل ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ میری بیوی جن کے بال تقریباً سب کے سب جھڑ گئے تھے۔ انہوں نے حسن اتفاق سے آپ کے تیل کے متعلق ایک دوسری لیڈی سے سن کر بطور آزمائش ایک شیشی آپ سے منگوائی۔ اس کے دو تین دن کے لگانے سے تسلی معلوم ہوئی۔ تو انہوں نے تین شیشیوں کا ایک سٹ اور آپ سے منگوا لیا اب ایک ماہ سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ ان کے لمبے گھنے اور ملائم بال آ گئے ہیں۔ میں آپ کو اس ایجاد پر جس کو کہ میں حیرت انگیز نام سے موسوم کروں گا۔ مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ مہربانی چھ شیشیاں اس تیل کی اور مجھے بھیج دیں۔

**دلکشا سنون** دانتوں کی کل امراض کو نافع۔ گوشت خورہ اور پائیوریا جیسی موذی مرض کو جڑ سے اکھیڑتا ہے۔ منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ اس سے دانتوں کی ہلتی ہوئی جڑھیں دوبارہ مضبوط ہو جاتی ہیں۔ اصلی قیمت ۲ تولہ کی شیشی ۸؍ رعایتی قیمت ۶؍ (۱) ضروری اعلان اس جگہ ہم یہ اعلان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ چیزیں جن کی قیمت ایک روپیہ سے کم ہے۔ مثلاً دلکشا سنون ان کی ایک شیشی کے بجائے دو شیشیوں کا آرڈر دینا زیادہ مفید ہوگا۔ کیونکہ دو شیشیوں پر بھی وہی خرچ ہوتا ہے جو ایک شیشی پر ہوتا ہے۔ امید ہے دوست اس کا خیال رکھیں گے (۲) سی۔ پی کے علاقہ کیلئے ہمارے ایجنٹ مینیجر سی۔ پی سٹور صدر بازار ناگپور ہیں

مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی۔ قادیان پنجاب

# قادیان میں تعمیر مکانات کی آسانی

## میری زیر نگرانی مکان بنانے سے

آپ کو کیا فوائد ہونگے۔ (۱) آپ کے مکان کا صحیح اصول کے مطابق نقشہ تیار کیا جائیگا۔ (۲) اسٹیمیٹ تیار کر کے صحیح خرچ کا اندازہ قبل تعمیر بتا دیا جائیگا۔ (۳) دوران تعمیر میں ہر ممکن کوشش کر کے کفایت شعاری کو مد نظر رکھا جائیگا۔ (۴) سامان عمدہ اور ارزاں لگایا جاویگا۔ (۵) اعلیٰ کاریگر معماروں اور ترکھانوں سے عمارت بنوائی جائیگی۔ (۶) عمارت ہر پہلو سے عمدہ اور مضبوط ہوگی۔ (۷) شرح کمیشن ایسی ہوگی۔ کہ امیر و غریب یکساں فائدہ اٹھا سکیں۔ (۸) دوران تعمیر میں آپ کو کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ ہوگا بلکہ جملہ انتظامات میں خود کیا کرونگا۔ (۹) اگر کوئی دوست مکان کا کل ٹھیکہ بھی دینا چاہیں۔ تو اس کا بھی انتظام ہو سکے گا (۱۰) آپ کو محض تعمیر مکان کے لئے قادیان تشریف لانے کی ضرورت نہیں پیش آئیگی۔ بلکہ آپ کی عدم موجودگی میں آپ کی مرضی کے مطابق تسلی بخش کام کیا جائیگا۔

**شرح کمیشن** ۵ روپے اور ۱۰ روپے فی صدی مقرر ہے۔

**نقل سارٹیفکیٹ** میں تصدیق کرتا ہوں کہ میرا اور صوفی عبدالقدیر صاحب کا مکان واقعہ دارالانوار قادیان بابو محمد عبداللہ صاحب کی زیر نگرانی تیار ہوا ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ بابو صاحب موصوف ہی قادیان میں اس وقت باقاعدہ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار اوورسیر ہیں۔ بابو صاحب ایک احمدی نوجوان ہیں۔ اور مخلص خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے انہیں لائق۔ قابل اعتماد۔ محنتی اور دیانتدار پایا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جو دوست قادیان میں مکان بنانا چاہیں۔ وہ ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں گے۔ عبدالرحیم درد۔ ایم۔ اے۔

محمد عبداللہ سند یافتہ اوورسیر محلہ دارالرحمت قادیان

# ٹسری پگڑیاں

احمدیہ کور کی منظور شدہ پگڑیوں کے لئے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ قادیان میں تیار ہو رہی ہیں بیرونجات کے جن اصحاب کو درکار ہوں وہ لمبائی سے اطلاع دیں۔ تاکہ اس کے مطابق تیار کی جا سکیں۔ اور جلسہ پر نقد خریدیں اور اصحاب حسب پسند پگڑیاں ارزاں خرید کر میرے کارخانہ کی امداد فرمائیں۔ اگر قیمت [?]

کریم بخش ٹھیکیدار مہاجر محلہ دارالرحمت قادیان دارالامان

# اپنے بچوں کو بچائیے!

کس سے :- اس مصیبت سے جو طالبعلموں کو انگریزی میں کمزور ہونیکی وجہ سے سالانہ امتحان میں ناکام رہ کر اٹھانا پڑتا ہے۔ اور کیسے :- دیکھئے جناب قاضی اشتیاق احمد صاحب اوورسیر مین پوری کیا فرماتے ہیں۔ میرے ایک عزیز دوست جو کئی سال سے انٹرنس کے امتحان میں صرف انگریزی میں فیل ہو رہے تھے۔ محض جدید انگلش ٹیچر کی بدولت جس میں بقول شخصے دریا کو کوزے میں بند کر دکھایا گیا ہے پاس ہو گئے۔ محمد یونس صاحب جماعت ہشتم اسلامیہ ہائی سکول پشاور۔ میں جماعت میں انگریزی میں بہت ہی کمزور تھا جب سے آپ کی کتاب منگوا کر پڑھی ہے گرامر میں جتنی کمزوری تھی بالکل جاتی رہی۔ واقعی آپ کی کتاب کو ہیروں سے تول کر لیں۔ تب بھی اس کی قیمت واجبی نہ ہوگی۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک اگر یہ کتاب آپ کے برخوردار یا برخورداری کو انگریزی گرامر اور ترجمہ وغیرہ میں بہت جلد لائق نہ بنا دے۔ تو کل قیمت واپس۔ یہ کتاب بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے بھی مل سکتی ہے۔ وہاں سے خریدنے میں محصول کی بچت رہیگی۔ قمر برادرز (جدید الف) شملہ

# رعایت ہو تو ایسی

جو لوگ اپنے خطوط ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۳۲ء کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ یا دستی لیں گے۔ انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے میں ملے گی۔ کیونکہ موسم سرما جوبن پر ہے۔ اکسیر اکبر اور اکسیر البدن کے استعمال کے لئے یہ موسم بہت اچھا ہے۔ اور نیز ان ادویات کی شہرت اور یقین دلانے کے لئے کیونکہ درحقیقت یہ ادویات اپنے فوائد میں عجیب و غریب ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی فرمائش ٹھیک ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ یا دستی لیں گے انہیں مرئی ادویہ رعایت پر یہ مفید اور مجرب ادویہ ملیں گی بعض ان ادویات کی شہرت کے لئے یہ حیرت انگیز رعایت دی جا رہی ہے۔ کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے کہ جو صاحب ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کر لیں گے وہ انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے ہمارے گاہک بن جائیں گے۔ ورنہ اس قیمت پر تو کارخانہ کا اصل خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو۔ تو اپنی قیمت واپس لو۔ اب اس سے بڑھ کر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے۔

## جناب قاضی اکمل صاحب ناظم الفضل

۱۸ جون ۱۹۳۲ء کے الفضل میں لکھتے ہیں: "کہ نور اینڈ سنز کی ساختہ بعض ادویہ کا میں نے تجربہ کیا۔ مفید پائی گئیں۔ اور یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ منیجر صاحب نور اینڈ سنز کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے۔ جب تک اسے مختلف آدمیوں پر آزما کر مفید ہونے کا اطمینان حاصل نہ کر لیں۔ امید ہے کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائیں گے"

## موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

ضعف بصر، ککرے، جلن۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار، پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں بھی موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہی بہترین سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اصابت کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

## اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زرد رو کو تو شاداب بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی نوجوان اور گئے گزرے انسان از سرنو تازہ زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پُرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ اس کے استعمال کا یہ بہترین موسم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ نصف دو روپے آٹھ آنے

## جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

"مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت مسرت اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز دل سے آپ کو یہ لکھ رہا ہوں۔ کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لے کر بھیج دی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی۔ جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کریں"

شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمود احمد کو استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ . . .

. . . . . . . مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ ان خطرات سے بچا لیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے۔ اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔

## اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ موتی۔ عنبر۔ وغیرہ اس کے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل ضعف دماغ ضعف اعصاب۔ ضعف باضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا بے چینی سستی اور ذرا سے کام سے دل کا بیٹھنا جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بالفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے

## اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ اٹھارہ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر بشیر محمد صاحب عباسی اسسٹنٹ سرجن فورٹ عباس ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں۔ کہ

اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۵۴ سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ اور جسکو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی ہوئی جوانی کا عالم ہوتا ہے

## اکسیر ذیابیطس

یہ تلخ اور موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر تمام مرض کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف قیمت ڈیڑھ روپیہ

## موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی اسکا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا۔ اور بدبودار دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے قیمت دو اونس کی شیشی جو دو ماہ کے لئے کافی ہے۔ ایک روپیہ نصف قیمت ۸

## تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ اور ڈسکیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی رو دوڑ جاتی ہے سر کے درد، پسلی کے درد، گٹھیا کے درد، عرق النساء کے درد، قولنج کے درد، معدے کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور، جلے ہوئے آبلوں، تلی، بخار، ہیضہ کے لئے اکسیر غرضیکہ قریباً ۲۰۰ امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ ۲ آنے

## رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ ہے جس سے جوش و جذبہ کو خاص ترقی ہوتی ہے بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی گھبراہٹ سستی اور کاہلی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں ۱۵ تولہ دوا ہے۔ قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے

## اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکار۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ معدہ کی اصلاح ہے۔ بالائی لکھن وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ ذہن کو تقویت دیتی ہے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ۔ غیر ممالک کے لئے ۲۷ جنوری کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔ کیونکہ غیر ممالک میں وی۔ پی نہیں جا سکتی

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان۔ پنجاب

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حکومت بمبئی نے سرکاری گزٹ کے ایک اعلان کے ذریعہ ۱۴ ایسی دیسی اور انگریزی فلمیں ممنوع قرار دے دی ہیں جن میں گاندھی جی کی ہندوستان سے لندن کو روانگی دردد انگلستان اور وہاں ان کی سرگرمیوں کے سین دکھائے گئے ہیں۔

سری نگر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریاست کشمیر کے محکمہ جات میں جو تخفیف ہوئی ہے۔ اس کے سلسلہ میں لوگ مظاہرے اور جلسے کر رہے تھے۔ کہ گورنمنٹ نے انہیں حکماً روک دیا۔

سول کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ مظلومین الور جو دہلی سے اپنے گھروں کو واپس آ گئے ہیں۔ انہیں کہا گیا ہے کہ اگر وہ اپنے کئے پر اظہار ندامت کریں تو مہاراجہ صاحب انہیں معاف کر دیں گے۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاویگی۔

آئرلینڈ میں برطانی شراب کا مقاطعہ پر زور طریق پر کیا جا رہا ہے۔ برطانی شراب جہاں فروخت ہوا کرتی تھی وہاں مسلح آئرش نوجوانوں نے چھاپہ مارا۔ اور شراب کو نالیوں میں انڈیل دیا۔

مسودہ قانون امن عامہ سرحد جو گزشتہ اکتوبر میں مجلس آئین ساز سرحد میں منظور ہو چکا ہے۔ گورنر جنرل نے بھی اسے منظور کر لیا ہے۔

شیخوپورہ سے ۱۵ دسمبر کی اطلاع ہے۔ کہ مندر ڈیرہ ننکانہ صاحب جو گاندھی جی کے برت کے ایام میں اچھوتوں کے لئے کھول دیا گیا تھا اب پھر سناتنیوں کی مخالفت کے باعث اچھوتوں پر بند ہو گیا ہے۔ کچھ دن ہوئے اچھوتوں نے مندر میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ تو تقریباً بیس سناتنیوں نے لاٹھیوں سے مزاحمت کی۔

بنگال آرڈیننس بل ۱۶ دسمبر بنگال کونسل میں۔ ۷۴ ووٹوں کی موافقت اور ۲۳ کی مخالفت سے پاس ہو گیا ہے۔

ننکانہ صاحب کے سابق مہنت نراین داس کو پنجاب گورنمنٹ نے دو ماہ کے لئے ضلع شیخوپورہ میں داخلہ کی ممانعت کر دی ہے۔

کپتان کولڈ سٹریم کے قتل کے فوراً بعد انسپکٹر جنرل پولیس سرحد اور دیگر حکام وافسران کو تہدید آمیز خطوط لکھنے کے الزام میں ایک کانگرسی جنا داس کو سٹی مجسٹریٹ پشاور نے آٹھ سال قید بامشقت کی سزا کا حکم سنایا ہے۔ یہ امر یاد رہے کہ جنا داس ہری کشن کا بھائی ہے۔ جس نے چند سال ہوئے۔ گورنر پنجاب پر یونیورسٹی ہال میں حملہ کیا تھا۔

مسٹر برنارڈ شاہ مغرب کا مشہور ڈرامانویس اور رافض پردازمشرق کی سیاحت کے لئے ۱۵ دسمبر لنڈن سے روانہ ہو گیا ہے۔ آپ ہندوستان آنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔

دہلی کے ذمہ دار حلقوں میں یہ خبر مشہور ہے۔ کہ حکومت ہند نے گاندھی جی سے پوچھا تھا۔ کہ آیا وہ سول نافرمانی کی تحریک کو چھوڑنے اور حکومت سے اشتراک کار کرنے کے لئے آمادہ ہیں یا نہیں۔ تو گاندھی جی نے جواب دیا۔ کہ سول نافرمانی تو اس وقت موقوف ہوگی۔ جب کانگرس کے تمام مطالبات منظور کر لئے جائیں گے۔ حکومت ہند کے ذمہ وار اراکین نے اس جواب پر غور کر کے فیصلہ کیا ہے۔ کہ گاندھی جی کو رہا کرنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔

شکارپور میونسپلٹی کو حکومت بمبئی نے اس وجہ سے معطل کر دیا ہے۔ کہ اس نے متواتر اپنے فرائض کی انجام دہی سے کوتاہی کی۔

انڈسٹریل بنک آف انڈیا انبالہ پر ۱۵ دسمبر پولیس نے چھاپہ مارا۔ اور تلاشی لینے کے بعد بنک کے سائن بورڈ اور رجسٹر اپنے قبضہ میں کر لئے۔ نیز جاتے وقت فائلوں۔ کاغذات دستاویزات اور بنک کے دیگر سامان کا چھکڑا بھر کر لے گئی۔ واضح رہے کہ اس بنک کے خلاف بعض بے ضابطگیوں کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انبالہ کی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ نے اس بنک کا اشتہار شائع کرنے پر لاہور کے بعض اخبارات کے خلاف بھی مقدمہ چلایا ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اہم اجلاس ۲۸ دسمبر کو دہلی میں منعقد ہوگا۔ جس میں گول میز کانفرنس اور الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں اور بعض دیگر امور پر غور کیا جائیگا۔

سکندر آباد ضلع ملتان کے مقدمہ میں ۲۶ ملزم ماخوذ تھے مجسٹریٹ نے ان سب کو بری کر دیا ہے۔

برطانیہ نے اپنے دسمبر کے قرضہ کی قسط ۹ کروڑ ۵ لاکھ ڈالر امریکہ کو ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن بلجیم اور پولینڈ نے ادائیگی قرضہ سے انکار کیا ہے۔

الجمعیتہ مسلم رضاکاران کلکتہ نے لکھنؤ اور الہ آباد کانفرنس پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے آل انڈیا مسلم یوتھ لیگ اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس خصوصی کی تائید میں اپنی خدمات پیش کرنے کی تجویز پاس کی ہے اور اعلان کیا ہے کہ ملت اسلامیہ کے لئے کوئی اصل قابل قبول نہ ہوگا۔ جب تک کہ وہ مسلم کانفرنس کے اصولوں پر مبنی نہ ہو۔

حکومت کے نئے فیصلے کے ماتحت بہت سے مزید بنگالی سیاسی نظر بند دیولی جیل میں لائے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے جیل میں وسعت پیدا کی جا رہی ہے۔

انڈین فیکٹری ایکٹ ۱۹۲۹ء کے ایک نوٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کل کارخانوں کی مجموعی تعداد ۹۲۰۶ ہے۔ جن میں سے کام کرنے والے ۸۱۲۳ ہیں۔ مزدوروں کی اوسط تعداد ۱۵۳۱۶۶۶ ہے گذشتہ سال سے ۹۶۸۱۵ مزدوروں کی کمی دکھائی گئی ہے۔

سناتن دہرمیوں کی طرف سے سٹرائکنی ہو تری صدر سناتن دہرم سبھا لاہور نے اچھوتوں پر گورو دیور مندر کے دروازے کھولنے کے خلاف مسٹر زمورن کو برقیہ ارسال کیا ہے۔ نیز ایک برقیہ وائسرائے ہند کو بھیجا ہے۔ جس میں اس بل کو مذہبی دخل اندازی قرار دیا ہے جو اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کے متعلق پیش کیا جانے والا ہے۔

چٹاگانگ کے ہندوؤں پر انارکسٹوں کی حمایت کرنے کے جرم میں گورنمنٹ نے جو اسی ہزار روپیہ جرمانہ کیا تھا۔ اس کے لئے ہندوؤں کی طرف سے اس جرمانہ سے رہائی کے لئے درخواستیں پیش ہوئیں لیکن گورنمنٹ نے وصولی جرمانہ کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

جمعیت اقوام کی ایک کونسل نے حکومت برطانیہ کی درخواست پر ایگو پرشین تنازعہ کو اپنے ایجنڈے میں شامل کر لیا ہے۔ توقع ہے کہ کونسل اس معاملہ پر بحث کرنے کے لئے جلدی ہی ایک اجلاس منعقد کریگی۔

واشنگٹن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چھ ممالک نے اپنے قرضہ جات کی قسطیں امریکہ کو ادا کر دی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ برطانیہ۔ اطالیہ۔ زیکوسلاویا۔ فن لینڈ۔ لتھوانیا اور ایستھونیا۔ اور جن ممالک نے ابھی تک ادائیگی نہیں کی وہ فرانس بلجیم۔ پولینڈ۔ استھونیا اور ہنگری ہیں۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کے سالانہ اجلاس منعقدہ کلکتہ کی صدارت کے لئے علامہ عبداللہ یوسف علی تجویز کئے گئے ہیں غالباً ۲۶ تا ۲۸ دسمبر کو یہ اجلاس کلکتہ میں ہوگا۔

برما کونسل میں ۱۶ دسمبر جدید پریذیڈنٹ کا انتخاب عمل میں آیا۔ صدارت کے لئے چار امیدوار تھے۔ سر آسکر جو گول میز کانفرنس کے مندوب منتخب ہو چکے ہیں اور ۱۹۲۷ء سے ۱۹۲۹ء تک کونسل کی صدارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ دوبارہ صدر منتخب ہوئے ہیں۔

دارالعوام کے کمیٹی روم میں ۱۵ دسمبر ایک تاریخی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کا اہتمام نیشنل لیگ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ارکان سیاست دان اور گول میز کانفرنس کے ارکان بھی شامل تھے۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب۔ ڈاکٹر سر اقبال۔ ہز ہائی نس سر آغا خاں اور سر اکبر حیدری نے مسلمانوں کے مطالبات

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی